اصلاحی تحریکات

جوابی اصلاح (COUNTER REFORMATION)

از پروفیسر سید علی محسن

رومن کلیسا میں اصلاح کی ضرورت اس بات سے پاپائیت اور رومن کلیسا کے انتہائی پُرجوش ہوا خواہوں کو بھی انکار نہیں تھا کہ ان کا کلیسا برائیوں، بداعمالیوں اور بدعنوانیوں کا پربت بن گیا ہے اور اس کی فوری اصلاح کی ضرورت ہے۔ چنانچہ پوپ ایڈرین ششم (ADRIANVI) نے ان برائیوں کا ذکر کرتے ہوئے لکھا تھا کہ ان سے چشم پوشی کرنا یا ان سے اغماض برتنا کلیسا کی بدترین بدمذہبی ہوگی۔ یہ وہ خرابیاں ہیں جو چھپائے نہیں چھپ سکتیں اور عامتہ الناس کی آنکھوں میں اب زیادہ عرصہ تک دھول نہیں جھونکی جا سکتی ہے۔" یاد رکھنا چاہئے کہ یہ الفاظ اس شخص کے قلم سے نکلے ہیں جو خود کلیسائے روما کا حاکم علی الاطلاق تھا۔ ۱۵۳۷ء میں پوپ پال سوم کو اسی نوع کی ایک مفصل دستاویز پیش کی گئی جس میں کلیسا کی بدعنوانیوں کو نہایت شرح و بسط سے پیش کیا گیا تھا اور لطف یہ ہے کہ یہ برائیاں سب سے زیادہ اس مقام پر پائی جاتی تھیں جس کو سب سے زیادہ پاک و منزہ ہونا چاہیے تھا۔ پاپائیت کا دارالسلطنت روم اور پاپا کی محل سرا "ویٹیکن" اور پاپائی دربار سراسر آلودگی میں ڈوبے ہوئے تھے۔

پاپاؤں کا کردار پاپا صدیوں سے کلیسا میں آمر مطلق کی حیثیت رکھتا تھا۔ کسی کی مجال نہیں تھی کہ پاپاؤں کی مرضی کے خلاف اصلاح کا نام بھی زبان پر لاتے۔ صدیوں کے [illegible] اقتدار نے پاپاؤں کو بے حس بنا دیا تھا۔ [illegible] بڑھ گئے تھے جس پر

اصلاح کے تصور کا شائبہ بھی پایا جاتا تھا۔ انھیں ڈر تھا کہ اصلاح کے نام پر اُن کے اختیارات کی قطع برید نہ کردی جائے۔ وہ کلیسائی کونسلوں (ECUMENICAL COUNCILS) کے انعقاد کو بھی ناپسندیدہ نگاہوں سے دیکھتے تھے۔ پندرھویں صدی میں اس باب میں ان کو جو تجربہ ہوا تھا اُس کی بے کیفی کا اثر ابھی تک زائل نہ ہو سکا تھا۔ وہ صرف ایسی کونسلیں چاہتے تھے جو اُن کی حکم بردار ہوں۔ ایسی نہیں جو کسی طرح ان کے اختیارات پر ضرب لگانے کی خواہشمند ہوں۔ نشاۃ ثانیہ کے عہد میں یکے بعد دیگرے جو اشخاص کلیسائی تخت پر متمکن ہوسکے، ان کو مذہب سے کوئی واسطہ نہیں تھا۔ وہ پکے دنیادار تھے، یورپی سیاسیات میں وہ مثل بادشاہوں کے حصہ لیتے تھے۔ ان کی شاطرانہ ڈپلومیسی نے منجملہ اور اسباب کے اطالیہ کو ایک عرصۂ دراز تک مرکز جدال و قتال رکھا۔ ان کی پُرشکوہ اور عیش پسند زندگی کے سامنے سلاطینِ وقت کی عیش پسندیاں ماند پڑجاتیں اور شرمسار رہتیں۔ آسائشوں اور راحت پسندیوں کی تلاش میں وہ بے دریغ روپیہ صرف کرتے تھے۔ فنون لطیفہ کے وہ زبردست سرپرست تھے، ان کے دربار سے اس عہد کے بڑے بڑے فنکار اور آرٹسٹ وابستہ تھے۔ تعمیرکاری، نقاشی، رنگ کاری، بت سازی اور مصوری کو اُن کی سرپرستی کی وجہ سے اس عہد میں ایسا فروغ حاصل ہوا جس کی کسی اور زمانے میں نظیر نہیں ملتی۔ ان پاپاؤں کے نجی اخلاق و کردار ایک بھیانک گندگی کی تصویر پیش کرتے ہیں۔ مگر قدیم کلاسکی علوم و فنون کے احیاء میں انھوں نے عظیم الشان خدمت انجام دی۔ مانا کہ یہ بھی ان کی عیش پسندی اور ذوقِ حُسن کا ہی ایک کرشمہ تھا مگر اس میں کوئی شک نہیں کہ ان کے اس ذوق نے دنیا کو آرٹ اور حُسن کے لازوال خزانوں سے معمور کردیا۔ ظاہر ہے کہ ایسے عیش پسند اور دنیادار پاپاؤں کو مذہب سے کیا واسطہ؟ اُن کے نجی کردار کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے کہ وہ ناجائز خانگی زندگی بسر کرتے تھے اور اپنی ناجائز اولاد کو اپنے اثر سے بڑے بڑے مناصب اور خدمات پر فائز کرانے میں مطلق کوئی شرم محسوس نہیں کرتے تھے۔ اپنی ناجائز بیٹیوں کے لیے ایسے بر ڈھونڈتے تھے جو یا تو موروثی امارت کے حامل ہوں یا پھر دولت اور ثروت میں اپنا ایک خاص مقام رکھتے ہوں۔ سیاسی اغراض کیلئے

ان کی پیہم سازشوں اور ریشہ دوانیوں سے کون واقف نہیں تھا۔ ان میں سے بعضوں نے اپنے دشمنوں کو راستہ سے ہٹانے کے لیے "زہر خورانی" کے ہتھیار کے استعمال میں بھی کوئی تکلف محسوس نہیں کی۔ بدنام زمانہ پوپ الگزنڈر ششم کا دربار اس قسم کی گھناؤنی کارروائیوں کے لیے یورپ بھر میں مشہور تھا۔ کہتے ہیں کہ وہ اپنے عہد کی تہذیب و ثقافت کا بہترین نمونہ تھا مگر اس کے باوجود سیاسی اغراض کے لیے اپنے مخالفین کے قتل کرانے میں اسے کوئی باک نہیں تھا۔

تحریکِ اصلاح کا اثر رومن کلیسا پر

یورپ میں تحریکِ اصلاح کا جب چرچا شروع ہوا تو اس کے ابتدائی مراحل میں پاپائیت نے اسے درخورِ اعتنا نہیں سمجھا۔ پچھلی صدیوں میں ایسے بہت سے طوفان اُٹھے تھے مگر کلیسائے روما کا بال تک بیکا نہیں ہوا تھا۔ لوتھر کی تحریک کو بھی ابتداً پاپاؤں نے اسی حقارت کی نظر سے دیکھا۔ مگر ان کے دیکھتے دیکھتے پروٹسٹنٹ تحریک جب یکے بعد دیگرے کئی اقالیم مسخر کرتی ہوئی آگے بڑھنے لگی تو ان کی آنکھیں کھل گئیں۔ انھوں نے حیرت اور دہشت سے دیکھا کہ جرمنی، ہالینڈ، ڈنمارک، سویڈن اور ناروے تو اس ارتداد کی نہر میں ڈوب کر ہی رہ گئے۔ انگلستان نے پاپائیت سے اپنا رشتہ منقطع کرلیا۔ فرانس متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکا اور اطالیہ کی سرزمین بھی جس کو کلیسائے روما کا گڑھ ہونا چاہیے تھا۔ آہستہ آہستہ ان "طاغوتی طاقتوں" کے آگے سپر ڈالتی نظر آتی تھی۔ ان حالات میں پاپائیت قدرتی طور پر اپنی بقا کے لیے سرگرم عمل ہونے پر مجبور ہوگئی۔ یہیں سے دانستہ یا اتفاقی طور پر ایسے پاپا منتخب ہونے لگے جن کو اپنے اس مذہب کا درد تھا اور جو اس کے بچاؤ کے لیے سب کچھ کرنے کو تیار تھے۔ کلیسا کے جسد کو اندرونی کثافتوں سے پاک کرنے کے وہ قائل تھے۔ کلیسائے روما جاگ اُٹھا تھا۔ اپنی اصلاح کا اُسے احساس پیدا ہوچکا تھا۔ پاپاؤں کے اخلاق اور کردار میں بھی بیّن فرق نظر آنے لگا۔ چنانچہ پال سوم نے اصلاح کے مطالبہ کو قبول کیا (۱۵۳۴)۔ اس غرض کے لیے ایک "کونسل" طلب کی اور جیسوئٹس Jesuits کی سوسائٹی کے قیام کی اجازت دی۔ پوپ پال چہارم نے

اصلاح کے ایک وسیع پروگرام پر عمل آوری شروع کی۔ لیکن پاپائیت میں نمایاں تبدیلی اور ترقی پسندی اس وقت ظاہر ہوئی جبکہ ۱۵۵۹ء میں پوپ پائس چہارم (PIUS IV) کا دورِ خلافت شروع ہوا۔ یہ ایک حقیقی دردمند پوپ تھا۔ کونسل آف ٹرنٹ کے ملتویہ اجلاس دوبارہ شروع کیے گئے۔ اس کے جانشین پوپ پائیس پنجم (PIUS V) کی زاہدانہ زندگی اس عہد کے لوگوں کے لیے ایک تجربہ تھی۔ اس کی ریاضت کا یہ عالم تھا کہ وہ علی الصبح اٹھتا برہنہ پا روم کی گلیاں پھرتا۔ اور اپنی ذات پر اپنی آسائش کے لیے کم سے کم روپیہ صرف کرتا تھا۔ غرض سولہویں صدی کے نصف آخر سے ایسے پاپا یکے بعد دیگرے گدی نشین ہوتے لگے جنھوں نے اپنے ذاتی اخلاق اور کردار کے ذریعہ سے بھی اپنے پیروؤں اور متبعین میں اور کلیسائی عہدہ داروں میں یہ اسپرٹ پیدا کی کہ ان کا مرنا جینا کلیسا کے لیے ہونا چاہیے۔ کلیسائے روما کو پروٹسٹنٹ اصلاح کے تابڑتوڑ حملوں کے بعد جو حیات ثانی نصیب ہوئی اس میں اس عہد کے پاپاؤں کے کردار کو بھی بڑا دخل ہے۔ اگرچہ اس کا یہ مطلب نہیں کہ وہ سب کے سب فرشتے ہی تھے۔ ان میں بھی یہ برائیاں اور کمزوریاں تھیں مگر پہلے کی بہ نسبت بہت کم۔ کلیسائے روما کی اندرونی اصلاح میں سب سے موثر عنصر جیسوئٹس کی تحریک کا ہے۔ اس کے علاوہ کونسل آف ٹرنٹ کے اصلاحی اقدامات اور انکویزیشن کی بے رحم سختیاں اس مذہب کے جسد مردہ میں ایک نئی روح پھونکنے کا باعث ہوئیں۔ ان سب تحریکات اور اقدامات کو مجموعی طور پر "جوابی اصلاح" کا نام دیا جاتا ہے۔ اس جوابی اصلاح نے نہ صرف رومن کیتھولک مذہب کی بنیادوں کو از سر نو استوار کیا بلکہ پروٹسٹنٹ تحریک سے جو علاقے متاثر ہو گئے تھے ان میں سے بعضوں کو دوبارہ اس قدیم مذہب کے لیے مسخر کر لیا۔ جوابی اصلاح کا یہ ایک عظیم الشان کارنامہ ہے۔

جیسوئٹس (Jesuits)

کلیسائے روما کے لیے اس کی آزمائش و ابتلا کے زمانے میں کسی شخص نے اگر مسیحائی کی تو وہ ڈان انگو لوپیڈی ریکالڈے (DONINIGO LOPES RECALDE) ہے۔ اس کا خمیر ہسپانیہ کا تھا۔ یہ اس زمین سے

اٹھا تھا جہاں مسیحی مذہب کے لیے ایک شدید جوش و خروش پایا جاتا تھا۔ جہاں کے مسیحیوں نے اپنے وطن اسپین کو اپنی دانست میں عربوں کے "ناپاک" تسلط سے نجات دلائی تھی۔ یہ سب صلیب کے مجاہد تھے۔ ان کا آخری اور کامیاب جہاد غرناطہ کے خلاف تھا، جو اسپین میں عربوں کی عظمت کی آخری نشانی تھی۔ اس کامیابی نے اہل اسپین میں ایک مذہبی ولولہ پیدا کر دیا تھا۔ ایسا پر جوش ولولہ جو شاید ہی کسی دوسرے یورپی ملک میں پایا جاتا ہو۔ یہ رومن کلیسا کے فدائیوں میں سے تھے اور اس کلیسا کو سارے عالم پر چھایا ہوا دیکھنا چاہتے تھے۔ حالیہ کامیابیوں کا نشہ بھی تھا اور اپنے مذہب کی کامرانیوں کا یقین غیر متزلزل۔ اسی آب و گل سے اگنیشیز کا وجود ترکیب پایا تھا۔ اسی لیے جب وہ میدانِ عمل میں آیا تو باوجود معذور و اپاہج ہونے کے ایک فتنۂ شور قیامت بن کر آیا۔ لوئیز ایک سپاہی تھا۔ ۱۵۲۱ء میں نوار (NAVARRE) میں لڑتا ہوا زخمی ہوگیا اور ایسا زخمی ہوا کہ عمر بھر کے لیے لنگڑا ہوگیا۔ ایک کمزور، نحیف و نزار جسم میں وہ ایک آہن آسا قوت ارادی کا مالک تھا۔ اس علالت اور صحتیابی کے طویل وقفہ میں اس کے خیالات میں ایک انقلاب پیدا ہوا۔ وہ معذور ہونے کے باوجود نچلا بیٹھنا نہیں چاہتا تھا۔ اب تک وہ میدانِ جنگ میں سپہ گری کرتا ہوا آیا تھا اب وہ مسیح کا سپاہی بننا چاہتا تھا۔ اس نے مذہب کی تبلیغ کا بیڑہ اٹھایا۔ اب اس کی ساری صلاحتیں مذہب کے لیے وقف ہوگئیں۔ گھر بار چھوڑا، ترکِ علائق کیا، عبادات، اوراد و وظائف میں گم ہوگیا۔ نفس کشی کی اور جسمانی ریاضت کی سختیاں جھیلیں، بیت المقدس میں حاضری دی۔ اسی زمانے میں اس کو یہ احساس پیدا ہوا کہ علم کے بغیر مذہب کے لیے اس کی ساری کوششیں رائیگاں جائیں۔ چنانچہ پیرس آیا۔ سات سال تک تحصیلِ علم کرتا رہا۔ اپنی پُراثر شخصیت اور مذہب کے لیے والہانہ خود سپردگی، ایثار و خلوص کی بنا پر وہ اپنے ساتھیوں میں مرکزِ توجہ بننے لگا۔ اس کی قیادت میں ایک چھوٹی سی جماعت تشکیل پائی۔ یہ جماعت ایسے لوگوں پر مشتمل تھی جو مذہب کے شیدائی تھے اور رومن [illegible] نے اس کے بعد

[illegible]

اگنیشیز لائلا (IGNATIUS LOYALA) کا نام اختیار کیا۔ اور اپنے ساتھیوں کے ساتھ ایک ایسی تنظیم کی بنیاد رکھی جو بہت جلد یورپ میں ایک عظیم الشان سماجی اور مذہبی طاقت کا روپ دھارنے والی تھی۔ انھوں نے اپنی تنظیم کا نام "رفقائے مسیح" رکھا۔ درویشی کا جامہ زیب تن کیا، فقر و تجرد کی سوگندیں لیں، لذاتِ دنیوی ترک کیا، دین مسیح کی خدمت کو اپنا وظیفہ حیات بنلیا۔ لائلا اور اس کے ساتھی ابتداً یہ چاہتے تھے کہ بیت المقدس جاکر وہیں کلیسا کی خدمت کے لیے اپنے آپ کو وقف کردیں۔ مگر اس زمانے میں ترکی اور وینس کے درمیان جنگ چھڑی ہوئی تھی لہٰذا وہ وینس سے آگے بڑھ نہ سکے۔ یہ کلیسائے روما کی بڑی خوش نصیبی تھی کہ لائلا اپنے اس ارادے کو عملی جامہ نہ پہنا سکا۔ اس کے بعد ہی اپنی اس سوسائٹی کو یورپ میں سرگرم عمل کردیا۔ یہ لوگ جیسوئٹس کہلانے لگے۔ یہ چھوٹی سی تنظیم رفتہ رفتہ ایک عظیم الشان ادارہ بن گئی۔ لیکن ۱۵۴۰ء تک پوپ نے اس کے باضابطہ قیام کی اجازت نہیں دی۔ ابتداً یہ سوسائٹی روم میں مشتبہ نگاہوں سے دیکھی جانے لگی تھی۔ لائلا پر ارتداد اور انحراف کا شبہ تھا مگر جب بدگمانی دور ہوئی تو پوپ نے اس کی سرپرستی اختیار کی۔ جیسوئٹس نے اپنے حلف میں فقر و تجرد کے ساتھ "اطاعت" کا بھی اضافہ کیا۔ یہ اطاعت پوپ کی ذات سے وابستہ تھی وہ حسن بن صباح کے فدائیوں کی طرح پوپ کے ہاتھ میں ایک زبردست ہتھیار بن گئے۔ ازمنۂ وسطیٰ میں ڈامنکی، سسٹرسین (CISHERCIAN)، فرانسیکن (FRANCISCAN)، بینی ڈکٹائن (BENEDICTVNE)، اور کلونیا (CLUNIACS) کی راہبوں نے کلیسائے روما کی جو عظیم الشان خدمات انجام دی تھی اور رومن کیتھولک مذہب کو ان کی وجہ سے جو فروغ حاصل ہوا تھا کم و بیش اسی قسم کی خدمت یا بعض اعتبارات سے اس سے فزوں تر اور بہتر خدمت سولھویں صدی میں جیسوئٹس نے انجام دی۔ تھوڑے ہی عرصہ میں ان کی تنظیم پورے یورپ میں ایک جال کی طرح پھیل گئی۔ لائلا نے سب سے پہلے اپنے مبلغین کو تیار کرنے کے لیے مکاتب، اسکول اور مدرسے قائم کیے۔ دینی تعلیم کے ساتھ ساتھ ان میں سخت ترین ڈسپلن اور فرمانبرداری کی اسپرٹ پیدا کی۔ جیسوئٹس اپنے علم و فضل کی وجہ سے مناظرہ میں یکتا ہوتے تھے

جہاں بحث و تمحیص سے کام نہیں چلتا وہاں "دشنہ در آستین" سے کام لیتے تھے۔ جیسوئٹس اپنے مقصد کے لیے مرنے مارنے کو تیار رہتے تھے۔ جہاں ضرورت ہوتی وہ چھپ کر کام کرتے تھے اور ہر وقت اپنے سر کی بازی لگائے ہوئے رہتے۔ جہاں کھلے بندوں کام نہ چلتا وہاں سازشوں کے جال پھیلائے جاتے۔ عوام کو وہ بہت جلد گرویدہ کر لیتے تھے۔ کیونکہ ان کی زندگی بہ ظاہر ہر عیب سے پاک نظر آتی اور وہ بے لوثی اور پاکدامنی کا مرقع ہوتے تھے۔ لائلا نے اپنی اس تحریک کو ایک فوجی ڈسپلن عطا کیا۔ تنظیم کا حاکم اعلیٰ "جنرل" ہوتا تھا۔ اس کے حکم کے آگے سب کی گردنیں جھک جاتیں۔ اس میں سرِ مو اختلاف کی گنجائش نہیں تھی۔ لائلا نے اپنی تنظیم کو قومی اور جغرافی حدود سے بالاتر رکھا۔ یہاں انگریز جرمن فرانسیسی یا اطالوی کی کوئی قید نہیں تھی۔ یہ ایک یورپی اور ہمہ قومی ادارہ تھا اس کی وفاداریاں صرف یورپ اور رومن کلیسا سے وابستہ تھیں۔ پاپائیت اور کیتھولک مذہب سے پرے وہ کسی کے حلقہ بگوش نہ تھے۔ ان کا جینا مرنا صرف رومن کلیسا کے لیے تھا۔

جیسوئٹس کی درسگاہیں

اس تنظیم نے یورپ بھر میں اپنے مدرسے قائم کیے۔ سولھویں صدی میں اس کا یہ ایک عظیم کارنامہ ہے۔ اس صدی کی بہترین درسگاہیں جیسوئٹس کی درسگاہیں تھیں۔ جہاں علوم و فنون کی تحصیل کے نہایت ترقی پسندانہ طریقے اختیار کیے جاتے۔ ان درسگاہوں کی وجہ سے جیسوئٹس نے جہاں جہاں ان کو موقعہ ملا یورپ کی نئی اور ابھرتی ہوئی نسلوں کو اپنے قابو میں کر لیا۔ یورپ کے تعلیمی نظام کی ترقی میں ان کا بڑا ہاتھ تھا۔ اگلی صدی تک کیتھولک یورپ کی مشہور یونیورسٹیاں اور درسگاہیں ان کے قبضہ میں آچکی تھیں۔ یعنی تعلیمی مراکز سے کیتھولک کا ایسا پرچار کیا گیا اور یہاں کے فارغ التحصیل یورپ کے گوشہ گوشہ میں پھر کر اپنے دین کو اس خوبی سے پیش کرتے رہے کہ تھوڑے ہی عرصہ میں رومی کلیسا میں نئی جان آگئی۔ لائلا کے مبلغوں نے یہ کمال کر دکھایا کہ غنیم کے کیمپ میں گھس کر وہاں اپنی فتحمندی کے پرچم گاڑ دیئے۔ فرانس کو رومن کیتھولک مذہب کے لیے بچا لیا۔ جرمنی میں بڑی شاندار کامیابیاں

حاصل کیں۔ یہاں پروٹسٹنٹ تحریک کا زور ٹوٹ گیا۔ متعدد کھوئی ہوئی اقالیم میں دوبارہ کیتھولک مذہب کا احیاء ہوا۔ سب سے حیرتناک کامیابی پولینڈ میں ہوئی۔ پولینڈ عملاً ہاتھ سے جا چکا تھا۔ مگر جیسوئٹس نے اسے پھر سے کلیسائے روما کا حلقہ بگوش بنا لیا۔ یہ جیسوئٹس کا ہی طفیل ہے کہ آج تک پولینڈ رومن کیتھولک ہے۔ رومن کلیسا کی یہ کامیابیاں تمامتر جیسوئٹس اور ان کے لیڈر اگنیشیز لائلا کی کوششوں کی مرہون منت ہیں۔

کلیسائی مجلس ٹرنٹ

جوابی اصلاح کی تحریک میں مجلس ٹرنٹ کی کاروائیوں اور اس کے فیصلوں کو بڑی اہمیت حاصل ہے۔ اس مجلس کا انعقاد ۱۵۴۵ء میں ہوا۔ اس کے اس اقدامات سے کلیسائے روما کو بہت فائدہ پہونچا۔ اس کا انعقاد ٹرنٹ کے مقام پر ہوا۔ اگرچہ ٹرنٹ شہنشاہیت روما کا ایک شہر تھا مگر محل وقوع کے اعتبار سے وہ پاپائیت کے مستقر، روم سے زیادہ دور نہیں تھا۔ اس طرح یہ مجلس پاپاؤں کے زیر اثر رہ سکتی تھی۔ یوں تو پاپاؤں کو یہ بات ناگوار تھی کہ کلیسائی مسائل کی جانچ پڑتال کے لیے کوئی مجلس بلائی جائے۔ اس چیز کو وہ اپنے اختیارات پر ایک حملہ سمجھتے تھے۔ نیز یہ بھی خوف تھا کہ ایک مرتبہ جب مجلس طلب کرلی جائے گی تو کہیں وہیں پاپائیت کے ادارے کو کوئی نقصان نہ پہونچا بیٹھے۔ اس لیے ایک عرصہ تک ایسی کسی مجلس کی طلبی کو پاپا ٹالتے رہے۔ مگر خود رومی کلیسا کے اندر اس کا مطالبہ زور پکڑتا جا رہا تھا۔ اس سے بڑھ کر یہ کہ شہنشاہ چارلس پنجم اس کے لیے بہت زور دے رہا تھا۔ پاپا اس کے دباؤ کو زیادہ عرصہ تک نظر انداز نہیں کرسکتے تھے۔ چارلس یہ چاہتا تھا کہ اصلاح کلیسا کے نام سے لوتھر نے جرمنی میں جو دھوم مچا رکھی ہے اس کے سدباب کی کوئی صورت نکل آئے۔ وہ سمجھتا تھا کہ ایک عظیم کونسل جس میں موافقین اور منحرفین دونوں کو جمع کیا گیا ہو۔ شاید کلیسا کی اس پھوٹ کو دور کرسکے۔ اور مفاہمت کے ذریعہ سے اس کے سابقہ اتحاد کو دوبارہ بحال کیا جا سکے۔ اس کونسل کی تاریخ اس بات کی گواہ ہے کہ کلیسائے روما میں کسی اصلاح کو

روبہ عمل لانا کتنا دشوار تھا۔ قدم بہ قدم پر رکاوٹیں تھیں۔ مختلف النوع مفادات تھے۔ جو ایک دوسرے سے متصادم تھے۔ ان سب کا یکسوئی آسان نہیں تھی۔ خلوص دل سے تہیّہ کا فقدان ...
تھا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ یہ کونسل اٹھارہ سال تک اپنا کام ختم نہ کر سکی ...
منعقد ہوئی۔ دو سال بعد اس کے اجلاس بلونا (BOLOGNA) کو منتقل ...
اس کام میں تعطل پیدا ہو گیا اور وہ ملتوی کر دی گئی۔ ۱۵۵۲ء میں ...
ہوتے اور ۱۵۶۳ء میں اس نے اپنا کام ختم کیا۔

روز اوّل سے ہی پاپائیت کا اثر اس پر چھایا ہوا رہا۔ پاپا کے نمائندے اس مجلس کی صدارت کرتے رہے۔ ان کی اجازت کے بغیر کوئی تحریک ... تھی۔ ابتدائی اجلاسوں میں پروٹسٹنٹ علماء نے بھی اس میں شرکت ... سے قطع تعلق کر لیا۔ اس طرح یہ کونسل شروع سے ہی ... منحرفین اور مخالفین کی اس میں کوئی نمائندگی نہیں رہی ... کیتھولک مذاہب کے درمیان کسی اتحاد اور یکسوئی ... تھی وہ علیٰ حالہٖ قائم رہی۔ اس کونسل نے جو ... بیدار کرنے میں کوئی مدد نہیں مل سکی۔ اس ... جن پر پروٹسٹنٹوں کو سخت اعتراض تھا۔ لوتھر کے اس ... نجات کا واحد راستہ[1] ہے، کونسل نے مسترد کر دیا ... بنیاد صرف کتاب مقدس (... SCRIPTURA) ... (Tradition) پر بھی ہے۔ پروٹسٹنٹ اس عقیدے ... یہ تھا کہ کونسل نے دانستہ ان تمام عقائد پر اصرار کیا ...

"JUSTIFICHION Z FAITH" [1]

اس طرح پروٹسٹنٹوں پر کلیسا کے دروازے بند کر دیئے گئے - اس بات کی مطلق کوئی کوشش نہیں کی گئی کہ مفاہمت کے ذریعہ سے دوبارہ اُن کو کلیسائے روما سے وابستہ ہونے کا موقع فراہم کیا جاتے - انجیل کے لاطینی ترجمے ولگیٹ (Vulgate) کو واحد مستند ترجمہ قرار دیا گیا - عقائد کو شرح و بسط سے بیان کیا گیا تاکہ ان میں کوئی شبہ اور ابہام باقی نہ رہے - کلیسائی نظم و نسق میں سخت ڈسپلن پیدا کیا گیا اور جو خرابیاں فحش کاریوں، اقربا نوازیوں اور اسی نوع کی دیگر بدعنوانیوں سے پیدا ہو گئی تھیں انہیں دور کیا گیا - پاپا کے اقتدار کو پہلے سے زیادہ مستحکم کیا گیا - کونسل کی تمام کاروائیوں اور اس کے فیصلوں میں تنگ نظری اور قدامت پسندی چھائی ہوئی رہی - پاپائیت کے ادارے کو نقصان پہنچنے کا احتمال پیدا ہو گیا تھا وہ بے بنیاد ثابت ہوا - حقیقت یہ ہے کہ کونسل نے نہ صرف رومن کیتھولک مذہب کو زیادہ استوار بنیادوں پر قائم کیا بلکہ اندرونی اصلاحات کے ذریعہ سے اس کے بنیادی نقائص کو دور کر دیا۔ اس کے ذریعہ سے سولھویں صدی کی مذہبی تفریق نہیں مٹ سکی مگر یہ خوف ہمیشہ کے لئے ختم ہو گیا کہ اصلاح پسندوں کے پیہم حملوں سے کلیسائے روما اور پاپائیت کا قلع قمع ہو جائے گا۔ واقعہ یہ ہے کہ آج بھی پوری عیسائی دنیا میں نصف سے زیادہ تعداد رومن کیتھولک مذہب کے پیرؤوں کی ہے - اس تمام کامیابی کا سہرا مجموعی طور پر جوابی اصلاح کی تحریک کے سر ہے - اگنیشیس لائلا اور کونسل ٹرنٹ نے بلاشبہ پاپائیت اور کلیسائے روما کو نئی تقویت بخشی - اور پروٹسٹنٹ تحریکوں کو جگہ جگہ سپر ڈالنے پر مجبور کیا۔

تفتیش عقاید (INQUISITION)

جوابی اصلاح کی تحریک میں "تفتیش عقاید" کو بھی ایک خاص مقام حاصل ہے۔ یہ تو نہیں کہا جا سکتا کہ "انکوئزیشن" سے کلیسائے روما کو کوئی طویل المدتی فائدہ پہونچا یا اس سے اس کو کوئی دیرپا استواری حاصل ہوئی - مگر سولھویں صدی کی تنگ نظری اور

رد عمل لانا کتنا دشوار تھا۔ قدم قدم پر رکاوٹیں تھیں۔ مختلف النوع مفادات تھے۔ جو ایک دوسرے
سے متصادم تھے۔ ان سب (میں) یکسوئی آسان نہیں تھی۔ خلوص دل سے سچائی کا متلاشی کوئی نہیں
تھا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ یہ کونسل اٹھارہ سال تک اپنا کام ختم نہ کرسکی۔ ۱۵۴۵ء میں
منعقد ہوئی۔ دو سال بعد اس کے اجلاس بلونا (BOLOGNA) کو منتقل ہوگئے۔ دو مرتبہ
اس کام میں تعطل پیدا ہوگیا اور وہ ملتوی کردی گئی۔ ۱۵۵۲ء میں دوبارہ اجلاس شروع
ہوتے اور ۱۵۶۳ء میں اس نے اپنا کام ختم کیا۔

روز اوّل سے ہی پاپائیت کا اثر اس پر چھایا ہوا رہا۔ پاپا کے نمائندے (LEGATS)
اس مجلس کی صدارت کرتے رہے۔ اِن کی اجازت کے بغیر کوئی تحریک کونسل میں پیش نہیں ہوسکتی
تھی۔ ابتدائی اجلاسوں میں پروٹسٹنٹ علماء نے بھی اس میں شرکت کی مگر بہت جلد انھوں نے اس
سے قطع تعلق کرلیا۔ اس طرح یہ کونسل شروع سے ہی رومن کلیسا کے اساقفہ پر مشتمل رہی۔
منحرفین اور مخالفین کی اس میں کوئی نمائندگی نہیں رہی۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ پروٹسٹنٹ اور
کیتھولک مذاہب کے درمیان کسی اتحاد اور یکسوئی کی امید ختم ہوگئی۔ جو تفریق پیدا ہوگئی
تھی وہ علی حالہ قائم رہی۔ اس کونسل نے جو فیصلے کیے ان سے اتحاد اور یکجہتی کے
بیدار کرنے میں کوئی مدد نہیں مل سکی۔ اس نے کلیسا کے وہ سارے عقائد بحال رکھے
جن پر پروٹسٹنٹوں کو سخت اعتراض تھا۔ لوتھر کے اس عقیدے کو کہ "ایمان غیر متزلزل[1] ہی
نجات کا واحد راستہ ہے"، کونسل نے مسترد کردیا۔ اِس بات کا اعادہ کیا گیا کہ دین کی
بنیاد صرف کتاب مقدس (SCRIPTURE) پر ہی نہیں بلکہ کلیسا کی روایات
(Tradition) پر بھی ہے۔ پروٹسٹنٹ اس عقیدے کو نہیں مانتے تھے۔ اس کا مطلب
یہ تھا کہ کونسل نے دانستہ ان تمام عقائد پر اصرار کیا جن کو پروٹسٹنٹوں نے مسترد کردیا تھا۔

"JUSTIFICHION Z FAITH" [1]